اُمتِ مسلمہ کو عصرِ حاضر کے کن کن مسائل کا سامنا ہے؟ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل بیان کریں؟

تہذیب انسانی معلوم عرصے میں ربِ کائنات نے بھی انسان کو انسانیت پر قائم رکھنے کے لیے نبوت کا سلسلہ جاری رکھا۔ خاتم المرسلین حضرت محمدؐ نے اس سلسلے کو پایا تکمیل تک پہنچایا۔ انسان کی تہذیبی تاریخ میں اسلام کی حیثیت ایک دینِ فطرت کی ہی نہیں، ایک عظیم ذہنی اور معاشرتی انقلاب کی بھی ہے

اُمتِ مسلمہ کو جن جن چیلنجز کا سامنا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

عالم اسلام کے داخلی مسائل :۔

عالم اسلام کو درج ذیل داخلی مسائل درپیش ہیں۔

- **امن عامہ کا مسئلہ :۔**

اس وقت پوری امتِ مسلمہ بالخصوص پاکستان امن عامہ کے مسائل سے دوچار ہے۔ قتل وغارت گری، چوری، دہشت گری قتل وغارت گری۔ راہ زنی، دھماکے اور عورتوں پر تشدد جیسے بے شمار مسائل میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے گویا یہ اللہ کا عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ انعام میں بیان فرماتے ہیں:

ترجمہ: "فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تمہیں فرقہ فرقہ کر کے آپس میں لڑا دے اور تم

میں سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ چکھا دے۔ دیکھئے! ہم کس کس طرح آیتیں بیان کریں تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔"

(سورۃ الانعام: 65)

فرقہ واریت :-

مسلم دنیا شدید فرقہ واریت کی لپیٹ میں ہے۔ شیعہ بلاک کے مقابلے میں سنی بلاک بنانا اور سنی بلاک کے مقابلے میں شیعہ بلاک تشکیل دینا یہ سامراجی قوتوں کا روزِ اوّل سے وتیرہ ہے۔ عراق، ایران جنگ اسی وجہ سے ہوئی تھی۔ مختلف ریاستوں کا اپنی تنظیموں کو سپورٹ کرنا فرقہ واریت کے مسائل پیدا کر رہا ہے۔

تعلیم کی کمی :-

مسلمان ریاستیں سائنس اور ٹیکنالوجی میں بالعموم پیچھے ہیں۔ پاکستان کی شرح خواندگی 60 فیصد ہے۔ تعلیم کے حوالے سے اعداد و شمار میں بہت سی چیزیں شامل ہیں جیسے یونیورسٹیوں کی تعداد اور ان میں ہونے والے ریسرچ ورک کا معیار وغیرہ۔

غربت و بے روزگاری کا مسئلہ :-

چند مسلم ممالک کو چھوڑ کر باقی ممالک شدید معاشی بحران کا شکار ہیں۔ پاکستان غربت و بے روزگاری جیسے مسائل میں گھرا ہوا ہے۔ ہنرمند افراد کی بھی شدید کمی ہے جس کی وجہ سے یہ مسائل درپیش ہیں۔

لسانی اور علاقائی عصبیت :-

علاقے اور زبان کے حوالے سے مسلمان ممالک میں کئی حوالوں سے عصبیت موجود ہے عرب اور ایران نیشنلزم کا نعرہ بھی لگاتے ہیں جس کی وجہ سے سرد جنگ میں بھی اضافہ ہوا ہے ان دو ممالک کے درمیان۔

عورتوں پر تشدد :-

اسلام نے عورتوں کو جو حقوق دیے ہیں وہ مسلم حکومتیں آج تک عملی شکل میں نافذ نہیں کر سکیں جیسے وراثت میں عورتوں کا حق آج تک محض کاغذی کاروائی تک ہے حقیقتاً عورتوں کو وراثت میں حق نہیں دیا جاتا۔ بعض ممالک میں انھیں تعلیم میں برابر حقوق حاصل نہیں۔ عزت کے نام پر کر دیے جانے والے قتل آج تک پاکستان میں موجود ہیں۔

اخلاقی بے راہ روی :-

جو قومیں اخلاقی اعتبار سے مضبوط ہوتی ہیں وہ دنیا کو بدل دیتی ہیں جبکہ جو قومیں اخلاقی اعتبار سے پست ہوں وہ دنیا میں کوئی معرکہ سرانجام نہیں دے سکتیں۔ مسلم امہ میں جھوٹ، بددیانتی، اقربا پروری، منافقت، جنسی تشدد جیسے برے اخلاق موجود ہیں۔

فکری انتشار :-

مسلم ممالک فکری انتشار کا شکار ہیں۔ امت یہ فیصلہ نہیں کر پا رہی کہ اسلام کا سیاسی نظام خلافت ہے یا جمہوریت ؟ معاشی نظام ؟ جیسے مسائل

درپیش ہیں۔

عالم اسلام کے خارجی مسائل :۔

مغربی تہذیبی یلغار :۔

مغرب اپنی تہذیب و ثقافت کو باقی دنیا پر نافذ کرنے کا خواہشمند ہے۔ عالم اسلام کے مسائل میں سے تہذیبی یلغار ایک بہت سلگتا ہوا مسئلہ ہے۔

وسائل پر قبضہ کی مغربی کوشش :۔

مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ کرنا مغرب کی پالیسی ہے جس طرح امریکہ نے تیل کے ذخائر کے لیے جنگیں کی ہیں اور تمام امت مسلمہ کو تہ وبالا کیا ہے۔

اسلامی قوانین میں مداخلت :۔

اسلامی قوانین کے خاتمے اور ان میں ترامیم کے لیے مغرب بہت مداخلت کرتی ہے جیسے توہین رسالت "295C" میں کئی بار ترمیم کی کوشش کی گئی ہیں۔

اس مداخلت سے بہت سارے ممالک میں تعزیتیں پیدا ہوتی ہیں۔

مسلمان ریاستوں کو داخلی طور پر منتشر کرنا:

مغرب مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعے مسلم ممالک میں کئی طریقوں سے کام کر رہا ہے اور نہیں چاہتا کہ مسلمان ممالک داخلی طور پر اس قدر مستحکم ہو جائیں کہ آگے ان کے لیے مسائل پیدا کریں۔

مسائل کا حل :-

مسلم اُمہ کے مسائل کے حوالے سے چند اہم تجاویز مندرجہ ذیل ہیں:-

اتحادِ اُمت :-

قرآن پاک میں اتحاد کے حوالے سے واضح تعلیمات موجود ہیں جن سے اختلاف کی صورت میں سخت وعید سنائی گئی ہے
ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ: "اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑھو"۔ (آل عمران : 103)

سورۃ الانعام میں اللہ فرماتے ہیں:

ترجمہ "بے شک وہ لوگ جنہیں اپنے دین میں فرقہ بندی کی اور گروہ در گروہ بنے سے کوئی سروکار نہیں (ان) کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے پھر وہ انہیں ان کے افعال کی خبر دے گا"۔

قرآن و احادیث میں اتحاد کی اہمیت اور اختلاف کی صورت میں شدید وعید آئی ہے جبکہ مسلم ممالک اسی بحران کا شکار ہیں۔

دفاع :-

دفاع کے حوالے سے چند تجاویز درج ذیل ہیں:

- مسلمان ممالک کا مشترکہ دفاع، نیٹو کے طرز پر ہو۔
- مشترکہ فوج، جس کا چیف مختلف ممالک میں تبدیل ہوتا رہے۔

- مسلمان ممالک کا مشترکہ سرمائے سے جدید اسلحہ سازی کے مختلف پلانٹس لگانا۔
- سکول اور کالج میں فوجی تربیت دینا۔

تعلیم و تربیت :-

تعلیم و تربیت کے لحاظ سے ترقی کی تجاویز مندرجہ ذیل ہیں:

- مسلم ممالک میں ناخواندگی ختم کرنے کے لیے مشترکہ کوشش کرنا۔
- دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم کا بندوبست کرنا
- مشترکہ سرمائے سے سائنس و ٹیکنالوجی کے حوالے سے یونیورسٹیاں بنانا۔
- اعلیٰ اجتہادی ادارے قائم کرنا جو مختلف فقہی مسالک میں موافقت کا کام دے سکیں۔

معیشت :-

اس حوالے سے چند تجاویز یہ ہیں:

- مشترکہ کرنسی بنانا۔
- سود کا خاتمہ کرنا اور معیشت کو نظام زکوٰۃ و عشر پر استوار کرنا۔
- مشترکہ ملٹی نیشنل کمپنی بنانا۔
- تجارت کے حوالے سے باہمی پابندیاں ختم کرنا
- ویزا پالیسی باہم نرم رکھنا۔

معاشرت :-

- اسلامی اقدار کو فروغ دینے کی کوشش کرنا
- خاندانی نظام کو مضبوط کرنا۔ جنسی تشدد اور بے راہ روی ختم کرنا۔
- میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعے اخلاق تباہ کرنے والی فلمیں اور دیگر چیزیں ختم کرنا۔
- دعوت و اصلاح کے جدید ادارے قائم کرنا۔

اخلاق :-

- اُمتِ مسلمہ کو اعلیٰ اخلاقی اصولوں کا پاس دار بنانا۔
- جھوٹ، حسد، بغض جیسے برے اخلاق کے خاتمے کے لیے اجتماعی کوشش کرنا۔
- قرآن مجید پڑھنے اور سنتِ رسولؐ پڑھانے اور اُن پر عمل کرانے کے حوالے سے دعوت و اصلاح کے ادارے بنانا۔
- جدید ذرائع کو تبلیغ کے لیے استعمال کرنا۔

قانون و انصاف :-

- مسلم ممالک کی مشترک مجلس فقہیہ و اجتہاد بنانا۔
- عالمی عدالت انصاف کی طرز پر اسلامی عالمی عدالت انصاف بنانا۔
- مل کر یکساں نظام وضع کرنا جس میں انصاف سب کے لیے یکساں ہو۔
- اسلامی نظریاتی کونسل کی طرز پر عالمی اسلامی نظریاتی کونسل تشکیل دینا۔

خلاصۂ بحث :-

اس بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم اسلام کو اس وقت جتنے اندرونی و بیرونی مسائل کا سامنا ہے کوئی ایک فرد، ملک یا جماعت نہیں کر سکتا بلکہ مسلمان حکمران، اہل عالم کے نمائندے، سوشل میڈیا اور سیاسی مفکرین اور مغرب میں رہنے والے مسلمان سکالرز مل کر امت مسلمہ کو اجتماعی زوال سے نکال کر عروج سے آشنا کر سکتے ہیں۔